ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

رؤف پاریکھ اور قاسم یعقوب کے اردو سلینگ لغات کا تقابلی جائزہ (معنیات کے لحاظ سے)

A Comparative Analysis of Ra'ūf Pārekh and Qāsim Ya'qūb's Urdu Slang Dictionaries (From a Semantic Perspective)

***حبیب اللہ**

ایم فل اسکالر، شعبہ اُردو، فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد

****محمد فاروق بیگ**

لیکچرار، شعبہ اُردو، فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد

Abstract

This paper presents a comparative analysis of the Urdu slang dictionaries authored by Ra'ūf Pārekh and Qāsim Ya'qūb, focusing specifically on their semantic approaches. Slang represents an evolving aspect of language, reflecting social, cultural, and linguistic shifts within a society. Both Pārekh and Ya'qūb have contributed significantly to the documentation of Urdu slang, providing insights into its dynamic nature. This study explores how each author approaches the semantic aspects of slang, including their methods for defining, categorizing, and contextualizing slang terms. The research delves into the scope and depth of each dictionary, comparing how effectively they capture the nuances of meaning associated with Urdu slang. Selected entries from both dictionaries are analyzed to highlight differences in semantic interpretation, word usage, and cultural relevance. The study also examines how each author's work contributes to the broader understanding of Urdu slang within the linguistic landscape, particularly in terms of its richness and diversity. By identifying the strengths and weaknesses of each dictionary, this research contributes to the ongoing discourse on the importance of slang in linguistic studies and its role in the evolution of the Urdu language.

Keywords: Urdu slang, semantic analysis, comparative study, Ra'ūf Pārekh, Qāsim Ya'qūb

مرا خیال تھا کہ کالج کی سطح پر اردو کے نثر پاروں یا غزول کے کسی ایک پہلو پر تحقیق کروں لیکن موضوع کے انتخاب کے دوران "اولین اردو سلینگ" جس پر دل و دماغ دونوں یک سو ہو گئے۔ دورانِ مطالعہ سلینگ کا نثر میں استعمال کے ساتھ ساتھ تشنہ پہلوؤں کا شعور ملا۔ مصنف نے لغت میں مخصوص کتب میں مستعمل الفاظ و تراکیب شامل کیں حالاں کہ دیگر ادبا کی تصانیف میں بھی عامیانہ الفاظ موجود ہیں۔ لغت کے الفاظ و محاورات کے صرف معانی شامل کیے گئے ہیں۔ الفاظ کے قواعد اور ماخذ کو شامل نہیں کیا گیا۔ مزید مطالعہ سے انکشاف ہوا کہ محض اولین اردو سلینگ کے برعکس قاسم یعقوب کے "اردو سلینگ لغت" کو شاملِ تحقیق کروں تاکہ محققین اور قارئین کو آگاہی حاصل ہو جائے کہ دونوں لغات الفاظ، معانی، ماخذ میں کس حد تک مشترک ہیں اور کس کس انفرادی حیثیت کے حامل ہیں۔ تاہم مطالعے سے احساس ہوا ہے کہ دونوں لغات نگاروں کے مرتب کردہ اردو سلینگ الفاظ کے شعبہ معنیات پر ریسرچ کرنا اشد ضروری ہے۔

مسئلہ تحقیق

وقت کے ساتھ زبان و ادب کی ہیئت و تشکیل میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں۔ اردو سلینگ انھی میں سے ایک ہے جس کی تدوین کے نقش اول ڈاکٹر رؤف پاریکھ جب کہ نقش ثانی ڈاکٹر قاسم یعقوب ثابت ہوئے۔ جنھوں نے مختلف متون سے الفاظ اور تراکیب کو اکٹھا کیا اور الف بائی ترتیب سے کتابی شکل دی۔ مدونین کے لغات میں بعض الفاظ مشترک ہیں اور کچھ الگ تھلگ۔ کچھ لفظوں کے معانی بھی مختلف ہیں۔ محقق دونوں لغات میں شامل الفاظ کے امتزاج و اختلاف پر ریسرچ کر کے اردو سلینگ کے محققین میں شامل ہونا چاہتا ہے۔

اغراض ومقاصد

جہاں دیگر زبانوں کی طرح اردو سے بہت سے الفاظ اپنی قدر و قیمت کھو بیٹھے ہیں وہاں اردو زباں نے کئی الفاظ کا ذخیرہ سمو لیا ہے۔ سلینگ الفاظ اسی ذخیرہ کا ایک اہم حصہ ہے۔ اگرچہ یہ معیوبیت کا شکار ہیں لیکن اردو زبان وادب میں ان کے استعمال سے انکار ممکن نہیں۔ اردو سلینگ کی تدوین میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ اور ڈاکٹر قاسم یعقوب کی خدمات بدرجہ اتم ہیں۔ تاہم مقالہ ھذا کے محقق نے گہرے مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ابھی بھی اردو سلینگ کے دونوں لغات میں مصادر، معنیات اور قواعد پر تحقیق کی گنجائش ہے۔

محقق سالہا سال سے مختلف درجات میں اردو کی تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ چوں کہ اردو زباں کو قواعد اور معنیات کے بغیر سمجھنا محال ہے۔ اسی لیے محقق نے مقالہ ھذا میں دونوں سلینگ لغات کے شعبہ معنیات کو شامل بحث کیا ہے۔ جس سے نہ صرف طلبا بل اساتید کو بھی تدریس میں آسانی ہو گی۔

سابقہ تحقیقات

اردو سلینگ پر لکھے گئے تحقیقاتی مضامین آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ جس کا سنگ اولیں "سلینگ اور اردو سلینگ" ہے اور یہ جولائی ۱۹۹۵ء میں چھپا۔ جو کہ عطش درانی اور رؤف پاریکھ کے درمیان بحث کا نتیجہ تھا۔ اردو سلینگ لغت کی وضاحت ستمبر □۱۹۹ء میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے ایک تحریر میں کی۔ ۲۰۰۳ء میں امریکی کمپنی میک نل نے ۵۰۰۰ اردو سلینگ الفاظ کی تدوین کی ذمہ داری بالمعاوضہ ۰۰۰۰□ ڈالر عطش درانی اور صابر کلوری کو دی لیکن ناکام رہی۔

۱۳ - مئی ۲۰۲۰ء میں سہیل صدیقی نے زباں فہمی کالم نمبر ۵۱ کے تحت "سلینگ اور چالو زبان" کے نام اس موضوع پر بحث کی۔ حمیرا صادق پی ایچ ڈی سکالر، ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو نمل یونیورسٹی اسلام آباد نے جنرل آف ریسرچ شمارہ جولائی تا دسمبر ۲۰۲۱ء میں "سلینگ اور اردو سلینگ: چند مباحث" پیش خدمت کیا□ ۲۰۰ ء میں رؤف پاریکھ نے اردو سلینگ کا پہلا لغت "اولین اردو سلینگ لغت" فضلی پبلشر کراچی سے شائع کروایا اور دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۵ء میں شائع ہوا۔ □۲۰۱ء میں قاسم یعقوب نے "اردو سلینگ لغت" شمع بکس فیصل آباد سے شائع کرایا۔ تیسری کاوش زاہد محمود نے ۲۰۱۷ء میں تضحیک الفاظ سے کی۔ ابھی تک بی ایس، ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی میں سے کسی بھی سطح پر تحقیقاتی مقالہ نہیں لکھا گیا۔ اسی وجہ سے مقالہ نگار اسے ایم فل کی سطح پر اپنا موضوع منتخب کرنا چاہتا ہے۔

سلینگ کی تاریخ

اردو میں slang کا متبادل لفظ نہیں ہے اسی لیے انگریزی کا یہ لفظ اردو میں ہو بہو رائج ہو گیا ہے لینگ کے مفاہیم حاصل کرنے کے لیے اردو میں عمومی طور پر "عامیانہ الفاظ و محاورات" "بازاری زبان" "عوامی الفاظ" "ناشائستہ لفاظی" جیسی عبارات پڑھنے کو ملتی ہیں۔ اگرچہ سبھی معقول ہیں لیکن سلینگ ان غیر رسمی تراکیب اور جملوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو معیاری اور سند یافتہ ذخیرہ الفاظ کا حصہ نہیں سمجھے جاتے تاہم آپس میں بے تکلفی سے بولے اور سمجھے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود تمام الفاظ کو سوقیانہ اور ابتذالی قرار دینا ظلم ہے۔ سلینگ صرف نوزائیدہ الفاظ کا ہی نہیں بل کہ قدیم الفاظ کو نئے مفاہیم میں ادا کرنے کا نام بھی ہے۔

> ”سلینگ کسی خاص جماعت یا مل کر کام کرنے والوں کی آپس میں استعمال ہونے والی بولی بھی ہے جو صرف اس دفتر، ادارے اور قریہ تک مخصوص اور محدود ہوتی ہے۔ ہر سکول، کالج اور جامعہ کا اپنا سلینگ ہوتا ہے جو دوسروں سے کسی حد تک یقیناً مختلف نوعیت کا ہو گا۔ اسی طرح چوری، فوج، پولیس، جیل خانہ جات، فوج اور پولیس وغیرہ ہر شعبے کا سلینگ مختلف ہو

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

گا۔ سلینگ کا دائرہ کار کبھی کبھار ریاست تک طول پکڑ جاتا ہے۔ مثلاً دوسری بین الاقوامی جنگ نے انگریزی کو سلینگ الفاظ کی ایک نئی کھیپ دی۔(1)

سلینگ میں درج ذیل خصائص لازم ہیں۔

الف: عام بول چال اور بے تکلفی کی زبان(colloquial)

ب: غیر رسمی(Informal)

ج: پرانی گفتگو کو نئے ڈھب سے کہنا

سلینگ کو مستند زبان سے حقیر سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ 'lingo of the gutter" سلینگ کے اوصاف ہیں یہ بھی شامل ہے کہ اس کی حدود فحش سے بھی جا ملتی ہیں۔ کبھی کبھار اس سے مراد صدمہ بھی لیا جاتا ہے۔(2)

سلینگ جدید معاشرتی تنقید ہے جس میں رویوں کے خلاف نعرہ بازی سنائی دیتی ہے۔ سلینگ الفاظ اور تراکیب کی پیش کردہ تاثیر عمومی سوچ اور سماجی معیارات سے میل کھاتی نظر آتی ہے جس کی وجہ سے مزاحیہ رنگ سر گرم ہو جاتا ہے۔ سلینگ کا بیش تر حصہ بے ہودگی پر مشتمل ہے تاہم تمام تراکیب کو ایسا قرار دینا مناسب نہیں۔ سلینگ کے کلی مواد کو بے ہودہ کہنا سراسر جرم ہے۔

دراصل کسی بھی زبان کی زندگی اور نمو پذیری کے لیے سلینگ مضبوط ترین محرک ہے۔ انگلش کے بعض مفید الفاظ کی جنم بھومی سلینگ معلوم ہوتے ہیں۔ ایل۔ایچ۔مینکن بھی پروفیسر جے۔وائی۔پی کے اس خیال کو بعینہ قرار دیتے ہیں"جس میں انھوں نے اشارہ دیا تھا کہ "ربر نیک " (rubberneck)انھی میں سے شائستہ لفظ ہے جنھیں اب تک تخلیق کیا گیا ہے" ۔(3)مینکن کے مطابق یہ باورچی خانے کے ماحول کی پیداوار ہے لیکن اس کے تخلیق کار کو منظر عام پر لانے والے کو جامعہ ہاورڈ سے فلاسفی آف ڈاکٹریٹ سے نوازنے کے ساتھ ساتھ پر کشش انعامات اور طلائی تمغے بھی عنایت فرمانے چاہئیں۔(4)

جس حد تک سلینگ کے رائج الوقت ہونے پر انگشت بدنداں ہوتی ہے اس کا جواز یہ ہے کہ ادب کا ہر لفظ آج جتنا بھی سند یافتہ ہے وہ کسی نہ کسی عہد میں معیوب رہ چکا ہے۔ بالخصوص پبلشنگ کی تخلیق سے پہلے ہر زبان کا کثیر حصہ عوامی بول چال میں موجود ہے۔(5)

ہندوستان میں چھاپے خانے تقریباً تین سو سال پہلے کار آمد مشینری سمجھے گئے اس لیے اردو کے لیے یہ بات اسی فی صد درست ہے۔ اگرچہ ذہن نشینی کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر بازاری لفظ سلینگ نہیں ہوتا لیکن سلینگ یقیناً بول چال کے ذخیرے میں سے ہوتا ہے۔(6)

سلینگ کی سمجھ بوجھ کے لیے لازم ہے کہ اس کے مخالف اوصاف کو ذہن نشین کیا جائے۔ اگرچہ اسے سندی زبان کا جزوِ بدن نہیں سمجھا جاتا تاہم عوامی گفتگو میں پوری یورش کے ساتھ اپنی موجودگی کا احساس دلاتا رہتا ہے۔(7)

سلینگ کے اجزائے ترکیبی کی جانچ پرکھ کے حوالے سے یہ فکر بھی اہم ہے کہ سلینگ ایک، دو یا تین صوتی رکن ہی نہیں بل کہ تراکیب و محاورات اور جملوں پر بھی مشتمل ہے سکتا ہے۔ یہ عام اقوال اور کہاوتوں پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے۔ قواعدی تبدیلیوں کو بھی سلینگ کا جزو سمجھا جاتا ہے۔

اولین اردو سلینگ لغت اور اردو سلینگ لغت کا تقابلی جائزہ

محقق نے زیر بحث باب چہارم میں "اولین اردو سلینگ لغت" اور "اردو سلینگ لغت" کا معنیات کے اعتبار سے تقابلی مطالعہ کیا ہے۔ محقق نے تحقیق میں یہ ثابت کیا ہے کہ لغت تراشوں نے اپنے اپنے تدوین کردہ لغات میں الفاظ کے معانی شامل تحریر کرتے ہوئے کن پہلوؤں پر روشنی ڈالی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ہے۔ تحقیق کے دوران ایک ہی لفظ کے دونوں لغات میں اشتراکی اور تضادی معانی پر بحث کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ سلینگ لغات میں جو بھی نیا، متضاد یا اصطلاحی معانی درج کیا گیا ہے محقق نے اپنی تحقیق کے بعد اس کی وجہ تسمیہ بھی شامل کر دی ہے۔ تحقیق کے لیے مختص کردہ الفاظ کے سامنے یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ درج ذیل الفاظ قواعد کی کون سی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ مجوزہ لغات میں ایک ہی لفظ ہو بہو شامل کر دیا گیا یا اس میں کوئی ساختیاتی اور قواعدی تبدیلی وقوع پذیر ہوئی ہے جو دونوں لغات میں معانی کے تضاد کا باعث بنی ہے۔

بجی (ہ،ا،مث)خوب صورت لڑکی

بجی رکھنا(ہ،مح) محبوبہ جیسا بنا کر رکھنا

بجی اور بجی رکھنا کا ماخذ ہندی زبان ہے۔ بجی اسم ہے جب کہ بجی رکھنا محاورہ ہے لیکن سلینگ لغات میں دونوں الفاظ سے ایک ہی مفہوم لیا گیا ہو۔

بونگا (ہ۔صف)احمق، بے وقوف

بونگا(ہ۔صف)بکواس کرنے والا

بونگا ہندی سے ہے اور یہ قواعد کے اعتبار سے اسم صفت ہے۔ دونوں لغات تراشوں نے اس کے جو معانی درج کیے ہیں ان میں کوئی تضاد نہیں ہے

پوپٹ (ہ۔صف) حسین و جمیل

پوپٹ لڑکا/لڑکی (ہ۔مح) جنسی طور پر پرکشش

پوپٹ ہندی الاصل ہے لیکن اردو کے پہلے سلینگ لغت میں اس کا صفت کے طور پر انتخاب کیا گیا ہے جب کہ دوسرے لغت میں محاورہ کے طور پر۔ دونوں لغات میں اس سے مراد پرکشش اور حسینہ ہی لیا گیا ہے۔ دونوں الفاظ میں ساختیاتی سطح پر تضاد پر تاہم معنیاتی سطح پر کوئی فرق نہیں۔

پیٹی۔(ہ۔ا۔مث)ایک لاکھ روپے

پیٹی(ہ۔ا۔مث)ایک لاکھ روپے

پیٹی نے ہندی سے اردو میں رواج پایا ہے۔ قواعد کے لحاظ سے اسے اسم لکھا گیا ہے اور جنس کے لحاظ سے مؤنث استعمال کیا ہے۔ اردو سلینگ لغات میں اس سے ایک ہی معنی اور مفہوم لیا گیا ہے۔

پینڈو۔(ہ۔صف۔مذ) گنوار، دیہاتی

پینڈو(ہ۔صف۔مذ) گنوار، غیر مہذب

یہ لفظ ہندی سے اردو میں وارد ہوا ہے اور زبان اولی اور ثانوی زبان دونوں میں بھی اسم صفت مستعمل ہے اور تذکیر و تانیث کے لحاظ سے ہمیشہ مذکر لکھا گیا ہے۔

پھٹاں کھاؤ(ہ۔مح)بھاگ جاؤ، دفع ہو جاؤ

پھٹاں کھا(ہ۔مح)دفع ہو جاؤ، نکل جا

اسے ہندی سے اردو میں لایا گیا ہے۔ یہ دونوں زبانوں میں محاورہ ہی استعمال ہو رہا ہے۔ "کھا" فعل امر ہے اور پہلے لغت میں اسم نکرہ واحد حاضر کا طریق اپنایا گیا ہے جب کہ دوسرے لغت میں نکرہ واحد حاضر استعمال کر کے بالکل تحکمانہ اور تحقیری لہجہ اپنایا گیا ہے و گرنہ مفہوم ایک ہی نکلتا ہے۔ پھٹاں گرمیوں کے ایک پھل کا نام ہے۔

پھڈیک/پھڈیک(ہ۔فل)مصیبت، ٹیڑھا کام

پھڈیک/فڈیک(ہ۔فل)مفت کی ذمہ داری، نہ چاہتے ہوئے کسی کام کا کرنا

اردو زبان نے اسے ہندی سے مستعار لیا ہے۔ ہندی اور اردو دونوں میں فعل مستعمل ہے۔ اس کا مادہ "پھ۔ٹ۔ی۔ک؛ پھ۔ٹ۔ی۔گ اور ف۔ٹ۔ی۔ک "اس میں " پھ اور ف" اور "ک اور گ" کا فرق صرف لہجہ اور بولی کا تنوع ہے جو ماہرین لسانیات کے مطابق 40 کلومیٹر کے فاصلے پر الفاظ پر اثر انداز ہوتا ہے لیکن شامل لغات امثال کے مطابق مطالب ایک جیسے نمایاں ہو رہے ہیں۔

ٹلا(ہ۔ا۔مذ)پولیس والا

ٹلا مارنا(ہ۔ا۔مح)بغیر سوچے سمجھے کام کرنا

پولیس مین کے لیے یہ اصطلاح ہندی سے لی گئی ہے جو کہ اردو میں کئی دہائیوں سے مذکر استعمال کی جارہی ہے۔ اولین اردو سلینگ لغت میں اسے اسم فاعل استعمال کیا گیا ہے اس کے برعکس اردو سلینگ لغت میں ٹلا کے ساتھ مارنا (مصدر) کا اضافہ کر کے اسے محاورہ کا رنگ دیا گیا ہے جس سے معانی پر کچھ اثر پڑا ہے۔ پہلے لغت میں اسے پولیس کے ہرکاروں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے اور دوسرے لغت کے مطابق اس کا اطلاق کسی پر بھی ہو سکتا ہے۔

ٹن(ہ۔صف)نشے میں چور، مدہوش

ٹن ہونا(ہ۔مح)نشے کی حالت میں ہونا، بے خبر

اہل اردو نے اسے ہندی سے لے کر اپنی زبان میں رائج کیا تاہم ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اسے اسم صفت درج کیا لیکن ڈاکٹر قاسم یعقوب نے اصل لفظ کے ساتھ "ہونا" لگا کر محاورہ بنالیا ہے اس کے باوجود لغات میں پیش کردہ معانی میں کوئی فرق نہیں آیا۔

ٹیپ ٹاپ(ہ۔مث۔صف)آرائش وزیبائش، سجاوٹ

ٹیپ ٹاپ(ہ۔ا۔مث۔صف)تیار شیار، رعب دکھانا

ٹیپ ٹاپ ہندی سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ لغات میں مؤنث استعمال ہوا ہے اس کے ساتھ ساتھ صفاتی پہلو بھی نمایاں ہے۔ دونوں لغات میں ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔

ٹھوکنا/ٹھونکنا(ہ۔مص)گپ اڑانا، بے پر کی اڑانا

ٹھوکنا(ہ۔مص)شدید نقصان پہنچانا، دم خم نکالنا

یہ اردو میں ہندی سے وارد ہوا اور لغات ھذا میں بطورِ مصدر درج ہے۔ رؤف پاریکھ نے اسے گپ شپ کے طور پر شامل کیا لیکن قاسم یعقوب نے گپ شپ کے ذریعے نقصان پہنچانا قرار دیا۔

چھاپنا (مص)بغیر سوچے سمجھے نقل کرنا

چھاپے لگانا(فم۔مح)ہو بہو ویسا بنالینا

چھاپنا اردو کا ایجاد کردہ ہے۔ پہلے لغت میں مصدر کے طور پر منتخب کیا گیا جب کہ دوسرے میں لگانا مصدر کا اضافہ کر کے فعل متعدی بنالیا گیا اس کے باوجود دونوں الفاظ کے مفاہیم ہیں یکسانیت پائی گئی ہے۔ یہ اب محاوراتی رنگ میں بھی استعمال ہو رہا ہے۔

چھوکری(ہ۔ا۔مث)فلم کی ہیروئن

چھوکری(ہ۔ا۔مث)رنڈی،ایسی لڑکی جو جنسی کشش رکھتی ہو

چھوکری ہندی تھیڑاور مشاعروں میں ادبی چشمک کے درمیان کسے جانے والے پھکڑ پن کے ذریعے ہندی سے اردو میں داخل ہوا۔ یہ اسم نکرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔اولین سلینگ لغت میں مذکراور مؤنث دونوں درج کیے گئے ہیں لیکن اردو سلینگ لغت میں صرف مؤنث کا صیغہ شامل کیا گیا ہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ معانی میں واضح فرق ہے۔اولین لغت کے اعتبار سے فلم کی ہیروئن ہے لیکن ثانوی لغت میں اس سے مراد بازاری عورت اور رنڈی وغیرہ لیا گیا ہے۔ یادرہے کہ ہر رنڈی فلم سازی میں شمولیت اختیار کرسکتی ہے لیکن فلم کی ہر ہیروئن بازاری عورت ثابت نہیں ہوتی۔

دھلائی(ہ۔ا۔مث)سخت پٹائی،مارپیٹ

دھلائی کرنا(ہ۔فم)مارپیٹ کرنا،باتوں باتوں میں خوب سنانا

یہ لفظ بھی ہندی سے گھریلو زندگی کے ذریعے اردو میں در آیا ہے۔پہلے لغت میں اسم معاوضہ کے طور پر لیا گیا ہے جو ہمیشہ تانیثی حیثیت رکھتا ہے تاہم دوسرے لغت میں اس کے بعد کرنا مصدر لگا کر فعل متعدی بنا لیا گیا ہے۔چوں کہ اسے اصطلاحاً استعمال میں لایا گیا ہے اس لیے دونوں الفاظ سے ایک ہی معنی اخذ کیا گیا۔

سیٹنگ کرنا(انگ+ہ۔فم)معشوق کو راہ پر لانا،لڑکی کو

سیٹ ہونا(انگ+ہ۔مح)دوستی رکھنا،ناجائز تعلقات رکھنا

دوستی کے لیے تیار کرنا

سیٹنگ اور سیٹ انگریزی سے مستعار لے کر ان کے ساتھ "کرنااور ہونا"ہندی مصادر کے جوڑ لگا کر مرکبات بنائے گئے ہیں۔پہلے مجوزہ لغت میں مرکب کی فعل متعدی کے ساتھ فاعلی حالت نمایاں کی گئی ہے اور دوسرے انتخاب کردہ لغت میں اسے محاوراتی صورت کے ساتھ ساتھ مفعولی حالت میں اپنایا گیا ہے تاہم معنیاتی سطح پر کوئی تضاد نہیں ہے۔

سین(انگ۔ا۔مذ)مزے کا واقعہ،دلچسپ صورت حال

سین(انگ۔ا۔مذ)مرضی معلوم کرنا،

سین انگلش سے اردو میں رائج ہوا۔اردو میں اسے تذکیر کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے لیکن استعمال کی وجہ سے معانی میں فاصلہ بڑھ گیا ہے۔ سلینگ لغت اولی میں اس سے دل چسپ صورت حال اور واقعہ کا مفہوم اخذ کیا گیا ہے اس کے مقابلے میں سلینگ لغت ثانی میں باہمی رضامندی ایسے معانی اجاگر کیے گئے ہیں۔

فرشتہ(ف۔ا۔مذ)خفیہ ادارے کا ملازم

فرشتے(ف۔ا۔مذ)خفیہ ایجنسیوں کے اہل کار

فارسی میں پاک دامن کا مضمون رکھنے والا لفظ اردو میں آنے کے بعد حقیقی کے ساتھ ساتھ مجازی معنوں میں بھی استعمال ہونے لگا ہے۔سلینگ لغات میں فرشتہ اپنے کردار کے بالکل مخالف معانی دینے رہا ہے۔اس میں ساختیاتی سطح پر بھی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

فلم(انگ۔ا۔مذ)چلاک آدمی

فلم ہونا(انگ+ہ۔مح)مکر میں ماہر،ناقابل بھروسہ

فلم انگریزی زبان سے ہے اور اسے اردو میں رؤف پاریکھ کے سلینگ لغت میں اسم مذکر کے لحاظ سے درج کیا گیا ہے جب کہ اردو سلینگ لغت میں فلم کے ساتھ ہندی کے "ہونا" مصدر کے امتزاج سے محاورہ کے اسلوب میں ڈھال لیا گیا ہے۔ لطف کی بات ہے یہ کہ اس فرق کے باوجود ملتے جلتے معانی درج کیے گئے ہیں۔

قلفی جمنا(ا۔ح) ٹھنڈک کا احساس ہونا

قلفی جمانا/جمادینا(ف۔ا۔ح) حمل ٹھہرانا

قلفی جمانا اردو کا لفظ ہے جس کا اصل ماخذ فارسی ہے۔ فارسی میں اسے "قفلی" بولا جاتا ہے۔ دونوں الفاظ کا مادہ قفلی (ق۔ف۔ل۔ی) اور قلفی (ق۔ل۔ف۔ی) میں "ف" کی جگہ بدل کر اسے اردو الا صل بنا دیا گیا۔ وقت کے لحاظ سے معنوی قلا بازی کھا کر جمے ہوئے دودھ کے ساتھ ساتھ جمے ہوئے مادے یعنی حمل ٹھہرانے اور ٹھنڈک کا احساس ایسے مفاہیم دینے لگا۔

کباڑا(ہ۔اند) بہت نقصان، ستیاناس

کباڑہ کرنا(ہ۔ح) تہس نہس کر دیا، بیڑہ غرق کرنا

کباڑا ہندی الا صل ہے لیکن پنجابی میں بھی مستعمل ہے۔ اردو سلینگ کے نقشِ اول میں مذکر اسم تحریر ہے۔ اس کے برعکس نقش ثانی میں اس کے ہندی مصدر کرنا کو شامل کر کے محاورے کا روپ دے دیا گیا لیکن معنیاتی پہلو کے اعتبار سے مماثلت موجود ہے۔

کٹا(ہ۔ا) بھینس کا نر بچہ

کٹا کھلنا(ہ۔ح) نیا مسئلہ کھڑا ہونا

کٹا ہندی سے اردو میں شامل ہوا۔ اولین اردو سلینگ لغت میں اسے بطور اسم تحریر کیا ہے۔ کٹا یہاں حقیقی معنی دے رہا ہے تاہم قاسم یعقوب صاحب کے مرتب کردہ لغت میں جہاں اس کے بعد کھلنا مصدر لگا کر محاورہ تخلیق کیا گیا وہاں یہ حقیقی کے بجائے مجازی معنی دینے لگا۔

کٹ لینا/کٹنا(فم/مص) جان چھڑانا، کھسک جانا

کٹ لینا(فم) بے عزت کرنا، شرمندہ کرنا

کٹ ہندی، پنجابی اور انگلش تینوں زبانوں میں موجود ہے۔ لینا مصدر کے بعد یہ فعل متعدی کی صورت اختیار کر لیتا ہے تاہم دونوں کے معانی میں تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔

کچا(ہ۔صف) خوب صورت لڑکی

کچا گوشت (ہ۔ح) بہت شہوت انگیز عورت

ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی مرتب کردہ اردو کی سلینگ ڈکشنری میں ہندی کے لفظ، کچے کو اسم صفت درج کیا ہے جب کہ قاسم یعقوب صاحب کے فرہنگ میں "کچا" کے ساتھ فارسی کا لفظ "گوشت" درج ہے جس سے اسم صفت محاورہ میں بدل گیا ہے لیکن صفت اور محاورہ ایک معنی میں استعمال ہو رہے ہیں۔

کھڈے لائن لگانا/کھڈے لگانا(ہ۔ح) تکلیف دہ جگہ تعینات کرنا، سزا دینا

کھڈے لائن لگنا/لگانا(ہ۔ح) بے کار ہو جانا، ناکارہ کرنا

دونوں فرہنگوں میں شامل شدہ مرکب ہندی سے ماخوذ ہے اور اس کی ساخت میں مماثلت ہے لیکن معانی میں تغیر و قوع پذیر ہو گیا ہے۔ اولین لغت میں اس کے معانی تکلیف اور سزا کے درج ہیں جب کہ لغت ثانی میں بے کار، ناکارہ اور نکھٹو کے ہیں۔

کھڑ پینچ (ار۔ا۔مذ) پریشانی، جھگڑالو

کھڑ پینچ (آر۔ا۔مذ) تجربہ کار، ماہر

کھڑ پینچ اردو الاصل ہونے کے ساتھ اسم فاعل ہے۔ دونوں لغات میں اسم فاعل ہی درج ہے لیکن معانی میں فرق آگیا ہے۔ رؤف پاریکھ کے لغت میں اس کے معانی پریشانی اور جھگڑالو کے ہیں لیکن ڈاکٹر قاسم یعقوب کے تجویز کردہ معانی میں فاعل کی مہارت کا ذکر کیا گیا ہے۔ لفظ ایک ہی ہے لیکن معانی بالکل قربت نہیں رکھتے۔ کھڑ پینچ کو ہمیشہ مذکر کے طور پر پکارا جاتا ہے

کھسکا ہوا (ہ۔فم) پاگل، خبطی

کھسکا ہوا (ہ۔فم) نیم پاگل، غیر متوازن

کھسکا ہوا اردو، پنجابی اور ہندی میں بطور محاورہ رائج ہے اور دونوں سلینگ لغت تراشوں نے اسے اسی ترکیب میں درج کرتے ہوئے وہی معانی لیے ہیں جو مستند لغات میں لکھے ہوئے ملتے ہیں۔ یہ مذکر ہے اور اس کی تانیث کھسکی ہوئی رائج ہے۔

کھوکھا (ہ۔ا۔مذ) کیبن، پیٹی، ایک کروڑ روپے

کھوکھا (ہ۔ا۔مذ) ایک کروڑ روپے

ہندی کے اس اسم کو سلینگ فرہنگوں میں بعینہٖ لکھا گیا ہے اور اس کی قواعدی حیثیت مذکر کی ہے۔ پروفیسر رؤف پاریکھ کے سلینگ لغت میں اس کے لغوی اور اصطلاحی دونوں معانی لکھے گئے ہیں تاہم اردو کے دوسرے سلینگ لغت میں صرف اصطلاحی معنوں پر اکتفا کیا گیا ہے حالاں کہ سماج کے ہر گوشے میں کھوکھا ہر ایک پہلو سے بولا اور سمجھا جاتا ہے۔

گڈی چڑھنا/گڈی چڑھی ہوئی ہونا (ہ۔ح)

گڈی چڑھنا (ہ۔ح) شہرت ملنا، کامیابی ہونا

عروج پر ہونا، بااثر ہونا

گڈی چڑھنا محاوراتی ترکیب ہے جو ہندی سے پنجابی اور پنجابی سے سفر کرتی ہوئی اردو زبان و ادب کا حصہ بن رہی ہے۔ حامل ہذا لغات میں شامل کی گئی ترکیب میں ساختیاتی اور جنس کے حوالے سے کوئی تضاد نہیں ہے اور نہ معنیات کے اعتبار سے بھی ایک ضمن میں استعمال کیے گئے ہیں۔

گریبی (ار۔ا) معمولی چیز، حقیر شے

گریبی/گریوی (آر۔ا) کھانے یا سالن کا مصالحہ

گریبی اور گریوی میں ساختیات کے لحاظ سے صرف لہجے کا فرق ہے جو کہ کہیں لفظ اپنی مادری حیثیت برقرار رکھے ہوئے ہے اور کہیں " ی" کو " ب" سے بدلا گیا ہے۔ مہذب طبقے میں اپنی اصلی اور بگڑی ہوئی دونوں حالتوں میں پکارا جاتا ہے جب کہ مزدور طبقے میں گریبی ہی زبان پر چڑھا ہوا ہے تاہم ہوٹل کے بیرے، ڈھابوں والے اور ریڑھی بانوں میں گریبی اور گریوی عمومیت اختیار کر چکے ہیں۔

لش پش (انگ۔صف) سجا ہوا، بنا سنورا

لش پش (انگ۔صف) سجا سنورا، زیادہ آرائشی

(Posh)لش پش انگریزوں کی آمد کے بعد ان کی مادری زبان سے اردو میں داخل ہوا اور بدیسی زبان میں اسم صفت کی صورت دھار لی۔انگریزی میں پش پر اعراب (مخارج) کی ادائیگی میں "پ" پر ضمہ (پیش) آتی ہے جب کہ اردو میں اس کے مخارج ادا کرتے وقت "پ" پر "ضمہ" کے جگہ فتح یعنی زبر کے لیے اعضائے نطق کو حرکت دی جاتی ہے لیکن لفظ میں ساختیاتی تبدیلی معانی کو متاثر نہیں کر پاتی۔

لفافہ (ع۔ا۔مذ) مفادات کی خاطر سیاسی وفاداری بدلنے والا

لفافہ (ع۔ا۔مذ) رشوت، لالچ

لفافہ کو عربی میں اسم کی حیثیت دی گئی ہے۔اس کی عرب تاجروں اور مبلغین اسلام کی بدولت ہندوستان آمد ہوئی۔یہ اگرچہ ابھی تک عوامی بولی اور مستند زبان کی سرحد پر کھڑا ہے۔پہلے اور دوسرے سلینگ لغت میں اس کے مادے میں تبدیلی کیے بغیر لکھا گیا ہے۔اگرچہ ہند کی عوامی بولیوں میں شمولیت کے بعد معانی میں واضح تغیر رونما ہوا ہے۔اب یہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے لغت کے مطابق کاغذ کی تھیلی اور اوپر کے خول کے برعکس ذاتی اغراض و مقاصد کی خاطر وفاداریاں خریدنے اور بدلنے والا جب کہ ڈاکٹر قاسم یعقوب کے خیال میں سائلین کے مسائل حل کرنے کے لیے اغراض و مقاصد جگہ ٹیکس اور رشوت خور کے معانی دے رہا ہے۔

لوٹا (ہ۔ا۔مذ) ایک سیاسی پارٹی کو چھوڑ کر

لوٹا کریسی (ہ۔ح) وفاداریاں خریدنے کا کلچر

دوسری میں جانے والا

لوٹا ایسا اسم فاعل ہے جو ہندی سے اردو میں جلد گھل مل گیا ہے۔اسے ہندی، پنجابی، اردو اور سرائیکی سبھی زبانوں میں ٹونٹی والے ظرف کے طور پر جانا جاتا ہے تاہم پہلے مجوزہ لغت میں بطور اسم ظرف جب کہ دوسرے لغت میں اس کے بعد "کریسی" لگا کر مرکب توصیفی بنا دیا۔وہی اب محاورہ بل کہ بیانیہ کی شکل اپنا چکا ہے۔ہر چند کہ ان سے اصطلاحاً ایک ہی معنی (پارٹی بدلنا) اخذ کیا گیا۔

لیچڑ (ہ۔صف) جھگڑا کرنے والا، بات کو طول دینے والا

لینچ (ہ۔صف) پیچھے پڑ جانے والا

اردو کے مستند لغات کے لحاظ سے یہ اسم ہندی سے وارد ہوا ہے لیکن جدید سائنس کے شعبہ بائیولوجی میں حشرات الارض کی قسم جسے انگلش میں Leech (لیچ) کے نام سے متعارف کروایا گیا؛ اس کا کام چیزوں سے چپکنا ہے۔ممکن لینچ اردو میں اس کی بگڑی ہوئی شکل ہو۔اولین اردو سلینگ لغت کے مطابق لیچڑ (ل۔ی۔چ۔ڑ) اور اردو سلینگ لغت میں لینچ (ل۔ی۔ن۔چ) ہے تاہم دونوں کے درمیان جو ساختیاتی تضاد دکھائی دیتا ہے وہ لہجے اور ماحول کا ہے۔اس فرق کے باوجود دونوں ایک ہی ضمن میں استعمال ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

ماما (ف۔ا۔مذ/مث) ماں، ماموں

ماما بننا (ف۔ح) بے وقوف بننا

ماما فارسی الاصل ہے۔ہند میں فارسیوں کی آمد کے ساتھ ہی پنجابی اور ہندی کا حصہ بننے کے بعد میں اردو میں رواج پا گیا۔ماما قواعد کے اعتبار سے تجنیس لفظی کا حامل ہے جس وجہ سے مذکر اور مؤنث دونوں معنی دیتا ہے۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اسے اسم کے طور پر منتخب کر کے اس کے حقیقی معانی واضح کیے ہیں جب کہ پروفیسر قاسم نے ماما کے ساتھ بننا (ہندی مصدر) کا اضافہ کرتے ہوئے اسے محاورے کا روپ دیتے ہوئے نئے مفاہیم

اخذ کیے ہیں۔ جس سے مراد چالاک اور مطلبی لوگوں کے ہاتھوں بے وقوف بن جانا ہے۔ اگرچہ یہ ترکیب حقیقی معانی بھی قائم رکھے ہوئے ہے یعنی بہن کا صاحب اولاد ہونا تاہم یہ عصری ضروریات کے تحت زیادہ تر مجازاً استعمال کی جاتی ہے۔

مزدا(انگ۔ا) چھوٹی بس، منی بس

مزدا(انگ۔ا)سامان شفٹ کروانے کے لیے گاڑی

مزدا جاپان کی ایک موٹر وہیکل کمپنی ہے۔ پاکستان میں ان گاڑیوں کی آمد کے ساتھ ہی یہ عوام میں زبان زدِ عام ہو گیا۔ دونوں سلینگ لغت تراشوں نے اسے بطور اسم لکھتے ہوئے ایک ہی معنی واضح کیا ہے۔

مسکہ لگانا(ہ۔فم)خوشامد کرنا، چاپ، مکھن لگانا

مسکا لگانا(ہ فم) چکنی چپڑی باتیں کرنا

ہندی کا یہ محاورہ اپنی حالت میں اردو میں رواج پا رہا ہے۔ مجوزہ سلینگ لغات میں اس کی ساخت میں معمولی سی تبدیلی آئی ہے۔ دونوں لغات میں مسکا کے آخر میں ہائے ہوز کا استعمال کیا گیا ہے لیکن پہلے لغت میں مسکہ (م۔س۔ک۔ہ) یعنی ہائے مختفی جب کہ دوسرے میں مسکا(م۔س۔ک۔ا) یعنی ہائے ملفوظ کو استعمال میں لایا گیا ہے تاہم یہ ساختیاتی تبدیلی معنوی اعتبار اسے متاثر نہیں کر سکی۔

مفتا۔(ف۔صف) طفیلی، مفت کی دعوت

مفتا لگنا(ف۔فم) مفت کی شے ملنا

مفتا مفت سے مشتق ہے اور اس کا ماخذ فارسی زبان ہے۔ یہ عوامی سطح پر مفت خوروں کے لیے بولا جاتا ہے جنھیں عہد حاضر میں پیراسائیٹیا عرف عام میں طفیلیے بھی کہہ لیا جاتا ہے۔ رؤف پاریکھ صاحب نے اسے صفت کے طور پر درج کیا ہے۔ ڈاکٹر قاسم یعقوب نے مفتا کے بعد "لگنا" مصدر لگا کر فعل متعدی میں بدل دیا ہے لیکن دونوں لغت تراشوں نے اس کے معانی بغیر معاوضے کے ملنے والی شے بتایا ہے۔ یاد رہے کہ اس کا اطلاق انعام میں ملنے والی چیز یا رقم پر نہیں ہوتا۔

مک مکا(ہ۔فم) کچھ لے دے کے جان چھڑانا، ملی بھگت سے ناجائز کام کرنا

مک مکا(ہ۔فم) باہم راضی ہونا

مک مکا ہندی سے عام بول چال کا حصہ بنا۔ اولین اور ثانوی ہر ایک سلینگ لغت میں فعل متعدی تحریر کیا گیا ہے اور معنی بھی یہی دیا ہوا ہے کہ کچھ لے دے کر جان چھڑانا یا مسئلہ حل کرنا۔

ممی ڈیڈی(انگ۔صف)والدین کا فرماں بردار، بھولا بھالا

ممی ڈیڈی(انگ۔صف) قوت فیصلہ سے محروم

ممی ڈیڈی انگریزی کے دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ دونوں الفاظ کے آخر میں یائے معروف (ی) لگا کر اردو میں بطور صفت رواں کیا گیا۔ لغات ھذا میں ان کے دیئے گئے معانی میں صرف الفاظ کا فرق ہے لیکن مفہوم ایک ہی لیا جاتا ہے۔ پہلے لغت میں والدین کا تابع فرماں جب کہ دوسرے قوت فیصلہ سے محروم درج ہے۔ درحقیقت وہ اولادیں جن کی زندگی کے ہر موڑ کا فیصلہ ان کے ماں باپ کرتے ہیں؛ یہی وہ لوگ ہیں جنھیں قوت فیصلہ سے محروم رکھا جاتا ہے۔ درج بالا الفاظ کا مفہوم آپس یکسانیت رکھتا ہے۔

منہ ماری(ار۔مح) بدکلامی، زبانی لڑائی

منہ ماری کرنا(ار۔مح) تلخی ہو جانا

منھ ہندی کا اسم ہے اور ماری مصدر کا ماخذ ہندی مارنا ہے جس "نا" ہٹا کر یائے معروف "ی" کا اضافہ کرنے سے اسے فعل کی تانیثی حالت میں بدل دیا گیا۔ پہلے لغت میں صرف منھ ماری جب کہ دوسرے میں اس کے ساتھ "کرنا" کا اضافہ کر دیا گیا لیکن دونوں تراکیب ایک ہی معنی میں استعمال ہو رہی ہیں۔

واٹ لگانا(انگ+ہ۔مح) ستیاناس کرنا، پریشان کرنا

واٹ لگانا(انگ+ہ۔مح) بے عزتی کرنا

واٹ انگریزی زبان کا اسم جب کہ لگانا ہندی کا مصدر ہے جن کے امتزاج نے اردو سلینگ میں محاورے کا روپ لے لیا ہے۔ دونوں فرہنگوں میں اس کے مادے اور معانی میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے تاہم پہلے اور دوسرے سلینگ لغت میں درج معانی میں کوئی خاص فرق نہیں ہے

وایا بھٹنڈا(انگ+ہ۔مر) چور دروازہ، دوسرا راستہ

وایا بٹھنڈا(انگ+ہ۔مر) بالواسطہ ترقی

درج بالا ترکیب میں وایا انگلش زبان سے لیا گیا ہے لیکن بھٹنڈا/ بٹھنڈا ہندی سے ہے۔ دونوں لغات میں وایا مشترک ہے لیکن تابع اسم کے مادے میں پہلے دو حروف کا فرق ہے۔ اولیں ڈکشنری میں بھٹنڈا (بھ۔ٹ۔ن۔ڈ۔ا) لکھا گیا ہے اس کے برعکس سلینگ کے نقشِ ثانی بٹھنڈا (ب۔ٹھ۔ن۔ڈ۔ا) ہے۔ ان کی ادائیگی میں فرق صرف اور صرف زمینی فاصلے کا ہے کیوں کہ معمولی فرق کے باوجود دونوں الفاظ ایک ہی معنی دے رہے ہیں۔

وکھرا(پ۔مذ۔صف) منفرد، یکتا

وکھری(پ۔مث۔صف) منفرد، یکتا مر) منفرد،

وکھری ٹائپ(پ+انگ۔الگ تھلگ

وکھرا پنجابی زبان میں مذکر اور وکھری مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اولین سلینگ لغت میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اسے صفت کے طور پر منتخب کیا ہے اس کے برعکس اردو سلینگ لغت میں ڈاکٹر قاسم یعقوب نے وکھری کے ساتھ انگریزی کے لفظ ٹائپ کا اضافہ کر کے اسے مرکب توصیفی میں بدل دیا ہے تاہم اس تبدیلی سے معانی میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں آئی بل کہ ایک جیسا ہی معانی پیش خدمت ہے۔

محاکمہ

مقالہ نگار نے زمانہ ساز شخصیت ڈاکٹر رؤف پاریکھ کا لغت "اولین اردو سلینگ لغت" کا قواعد کے اعتبار سے مطالعہ اپنا تحقیقی موضوع مختص کیا۔ میرے نگران مقالہ نے ڈاکٹر صاحب کا رابطہ نمبر دیا اور کہا کہ ان سے اجازت طلب کر کے مطالعہ شروع کریں۔

رابطہ کرنے پر پروفیسر رؤف پاریکھ نے اس پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے میری حوصلہ افزائی کی اور ڈاکٹر قاسم یعقوب کے سلینگ لغت کو ساتھ شامل کرنے اشارہ کیا۔

جب موضوعات کے انتخاب کے پینل ممبران کے سامنے موضوع رکھا تو اس پر خوب بحث ہوئی۔ اس موضوع پر ماہر لسانیات ڈاکٹر جمیل اصغر اور میرے درمیان سوالات و جوابات کا سلسلہ چل نکلا۔ نتیجتاً ڈاکٹر جمیل اصغر نے یہ جواز پیش کرتے ہوئے موضوع میں تبدیلی کا مشورہ دیا کہ آپ ابھی اتنے صاحب مطالعہ نہیں ہیں کہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے سلینگ لغت کا قواعدی پہلو کے لحاظ سے تجزیہ کر سکیں۔ ڈاکٹر شبیر احمد قادری نے رؤف

پاریکھ صاحب کے مرتب کردہ لغت کے ساتھ ڈاکٹر قاسم یعقوب کے "اردو سلینگ لغت" کو شامل کر کے موضوع کی منظوری دیتے ہوئے دستخط کر دیئے کہ ان دونوں کا موازنہ کر لیا جائے۔

اپنے سپروائزر کے توسل سے ڈاکٹر قاسم یعقوب سے رابطہ کر کے نہ صرف مطالعہ شروع کیا بل کہ یہ بھی مد نظر رکھا کہ لغات کا موازنہ کس پہلو سے کیا جائے۔ چوتھی بار مطالعہ کے بعد تحقیق کے کئی اور پہلو عیاں ہوئے۔ تحقیق کے سبھی پہلوؤں میں سے معانی کے موازنے تک اپروچ محسوس ہوئی للہٰذا اس پر کام شروع کر دیا۔ اس میدان میں کئی طرح کی رکاوٹیں میرے سامنے تھیں۔

سرگودھا کے مضافاتی علاقے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے دو بنیادی مسائل گلے کی ہڈی بنے ہوئے تھے۔ پہلا مسئلہ یہ تھا کہ میرے علاوہ پورے خاندان کا رجحان مذہب اور سائنس سے ہے اور دوسری مصیبت یہ تھی کہ تحصیل سلانوالی میں تین گورنمنٹ کالجز، چار ہائی سکولز اور عوامی سطح پر غالب لائبریری سبھی اپنا وجود رکھنے کے باوجود مستند لغات سے تشنہ ہیں یہاں تک کہ انتظامیہ کو شوق ہی نہیں۔

چار و ناچار بہتر (۷۲) کے لگ بھگ کتب کی فہرست تیار کر کے لاہور کا رخ کیا اور چند ایک کے علاوہ باقی کتب کو خریداری کے بعد اپنے نجی کتب خانہ میں شامل کر دیا۔

مشکل مرحلہ یہ تھا کہ تھیسز کہاں سے شروع کیا جائے۔ کبھی پہلا باب کبھی دوسرا اور کبھی کبھار کورس ورک کا خیال ابھر کر وہم میں ڈال دیتا لیکن ہمت سے کام لیتے ہوئے پہلا قدم اٹھایا اور ڈاکٹر رؤف پاریکھ اور ڈاکٹر قاسم یعقوب کے لغات میں شامل اردو سلینگ کی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ موبائل اور انٹرنیٹ کی مدد سے پاکستان سے ڈاکٹر نجیبہ عارف کا آرٹیکل "مقامی زبانوں کا تحفظ کیوں ضروری"؛ سہیل احمد صدیقی کا کالم نمبر 15 "زباں فہمی" اور لیلیٰ عابدی خجستہ پی ایچ ڈی سکالر، اردو، سندھ یونیورسٹی جام شورو، حیدر آباد کا ریسرچ آرٹیکل "خوش کلامی اور اردو زبان باب اول" کا پہلا حصہ سلینگ، اردو سلینگ کی تاریخ اور پس منظر پایہ تکمیل کو پہنچا۔ سلینگ کی تاریخ کے مطابق اردو سلینگ الفاظ چوروں، ڈکیتوں اور رسہ گیروں کے استعمال میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹھرکیوں، زنان خانوں اور سیاست میں بولے جانے والے الفاظ کو مختلف اوقات میں چند ماہر لسانیات نے جمع و تدوین کیا لیکن کتابی صورت اختیار نہ کر سکے۔

پہلے باب کے دوسرے حصے میں مصنفین کے تعارف اور ان کی ادبی و لسانی خدمات کو صفحہ قرطاس پر لایا گیا عصری ادب اور سماجی ضروریات از ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ڈاکٹر رؤف پاریکھ کا منفرد مقام اور منہاج القرآن انٹر نیشنل یونیورسٹی کے پی ایچ ڈی سکالر کے آرٹیکل سے خاطر خواہ استفادہ کیا۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی تاریخ پیدائش، تعلیم (ادارے) ملازمت، ریٹائرمنٹ اور ادبی و لسانی خدمات سے متعلقہ معلومات سند کے ساتھ حاصل ہو گئیں۔

ڈاکٹر رؤف پاریکھ اردو سلینگ لغت کے علاوہ اردو لغت بورڈ (جلد 19,20,21) کے مدون ہیں۔ اوکسفورڈ پریس میں شعبہ اردو کے ممبر ہیں۔ 35 کے قریب کتب کی تخلیق کر کے اردو لسانیات کی خدمت کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر قاسم یعقوب کے سوانح کے سلسلے میں گوگل اور سوشل میڈیا زیادہ معاون نہ ہو سکا۔ ان کی مصروفیات کی وجہ سے ملاقات کا تعین بھی نہ ہو سکا اس کے باوجود موبائل فون پر اپنے تعارف کے سلسلے میں کافی معاونت کی۔

اگرچہ ڈاکٹر قاسم یعقوب شاعری کی چار کتب تخلیق کر چکے ہیں لیکن مابعد جدیدیت پر تنقیدی کارنامے شاعری پر غالب آ چکے ہیں۔ نقاط، روزن، دانش اور گفتگو کی ادارت کے ذریعے نوجوان نسل میں اردو سے انس پیدا کرنے کے لیے بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ قاسم یعقوب صاحب مستقبل میں اردو زبان و ادب کا قیمتی اثاثہ ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

باب اول کے تیسرے حصے میں لغات کا تعارف تحریر کیا ہے۔اولین اردو سلینگ لغت میں اردو ادب کے تخلیق کاروں کی تصانیف میں استعمال ہونے والے الفاظ و مرکبات کا انتخاب کیا گیا۔اس کے برعکس اردو سلینگ لغت میں ایسے افعال اور تراکیب لغت کی زینت بنے جو عوام الناس کے ہاں بے تکلفی سے بولے اور سمجھے جاتے ہیں۔ سرسری جائزے سے محسوس ہی نہیں ہوتا کہ یہ الفاظ مستند اردو لغات کا حصہ بن چکے ہیں یا نہیں بل کے گہرے مطالعے سے یہ بات عیاں ہوئی ہے کہ ابھی تک کئی الفاظ مستند لغات کا حصہ نہیں بن پائے۔

باب دوم کے تجزیے کے لیے چار مستند لغات فرہنگ آصفیہ، نورِ اللغات، فیروز اللغات اور English to English and Urdu Dictionary کا انتخاب کیا گیا۔

تحقیق ھذا کے اس حصے میں اولین اردو سلینگ لغت میں سے ایسے الفاظ و تراکیب کا چناؤ کیا گیا ہے جو اردو سلینگ لغت میں بھی موجود ہیں۔اس کی انفرادیتیہ ہے کہ لغت میں جس لفظ کو بھی منتخب کیا گیا اسے نہ صرف یہ کہ پہلے کسی نہ کسی شاعر اور ادیب نے اپنی شاعری یا نثر پارے میں استعمال کیا ہے تاہم سیٹنگ کرنا، فلم ہونا قلفی جمانا، کچا، لفافہ، لوٹا، ماما، مزدا، مفتا اور وکھرا وغیرہ کی امثال نہیں دی گئیں۔ بیش تر الفاظ حوالے کے طور پر انتخاب کردہ لغات میں موجود ہیں۔ منتخب کیے گئے الفاظ میں سے زیادہ تر کا تعلق مجید لاہوری، مشتاق احمد یوسفی، عنایت علی خان، عبداللطیف ابو شامل، قرۃ العین حیدر، شمس الرحمن فاروقی، وحیدہ نسیم، سعادت حسن منٹو اور کرشن چندر کے ادبی نسخوں سے ہیں۔

باب دوم اولین سلینگ لغت کے تجزیئے کے مختص کر دیا گیا ہے۔اولین سلینگ لغت میں پیش کردہ معانی میں سے کئی وہی ہیں جو مستند لغات میں لکھے ہوئے ملتے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو ابھی تک عوامی سطح تک یا مقامی اصطلاحات تک محدود ہیں تاہم انھیں اردو بول چال میں روانی سے استعمال کیا جاتا ہے مگر ابھی تک مستند لغات میں شامل نہیں ہو سکے۔

معنیات کے اعتبار سے بھیبی صورت حال ہے۔ بیش ترین الفاظ کے معانی اردو کے عام لغات میں ملتے ہیں۔اکا دکا لفظ یا محاورہ ہے جس کا معنی درج نہ ہو۔ سلینگ الفاظ سے کچھ معانی بعد میں اخذ کیے گئے ہیں جنھیں ابھی تک لغات میں شامل نہیں کیا جا سکا۔اسی طرح ممی ڈیڈی، وایا بھٹنڈا اور وکھری وغیرہ دوچار الفاظ و مرکبات ہیں جو مکمل طور پر یا کچھ حصے مستند لغات سے نہیں ملے۔

اولین اردو سلینگ لغت کا ایک اور انفرادی پہلو یہ ہے کہ بیش تر الفاظ کا بطور اسم استعمال کیا گیا ہے باقی ماندہ فعل متعدی اور محاورہ کی حیثیت سے درج ہیں۔

باب سوم میں اردو سلینگ لغت کا معنیاتی تجزیہ کیا گیا ہے۔اردو سلینگ لغت میں بھی ان مخصوص الفاظ و مرکبات کا انتخاب کیا جن کا انتخاب اولین اردو سلینگ لغت سے چناؤ کیا گیا تھا۔ قاسم یعقوب صاحب نے اپنے منتخب شدہ سلینگ الفاظ میں سے کسی ایک کا بھی حوالہ نہیں دیا کہ اسے کسی ادیب نے اپنی تخلیق میں کہیں استعمال کیا ہے کہ نہیں لیکن انھوں نے جن الفاظ اور تراکیب کو اپنے لغت کا حصہ بنایا ہے وہ گم نام اور جارگن کی سطح پر نہیں ہیں بل کہ وہ پاکستان میں دریائے سندھ کے بالائی اور زیریں میدان میں عوام کا تکیہ کلام بنے ہوئے ہیں۔ کچا گوشت کو ہی لے لیں۔اس کے معانی، مفاہیم اور استعمال سے سب واقف ہیں۔ لفافے کا استعمال اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ اس کے مفاہیم کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ اردو سلینگ لغت میں شامل تراکیب کے بارے بطور محقق وثوق سے کہتا ہوں کہ ایک آدھ لفظ کے علاوہ بیش تر نہ صرف پاکستانی سماج میں من و عن بولے اور سمجھے جاتے ہیں بل کہ بھارتی پنجاب بالخصوص پنجابی فلموں میں ان کا ڈنکا بجتا ہے۔

دوسرا امتیازی وصف یہ ہے کہ ڈاکٹر قاسم نے تنہا اسما کا استعمال بہت کم کیا ہے تاہم زیادہ تر الفاظ کو فعل متعدی، مرکب توصیفی اور محاورات کا رنگ دیا ہے۔ تراکیب کیبھی صورت سماج میں روزمرہ کی سطح پر مقبول عام ہے۔

اپنے مقالے میں چوتھے باب کو اولین اردو سلینگ لغت اور اردو سلینگ لغت کے تقابلی جائزے کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے جس میں مقالہ نگار نے دونوں سلینگ لغات کے تقابلی جائزے سے اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ اولین اردو سلینگ لغت لغوی پہلو سے ہم کنار ہو رہا ہے جب کہ اردو سلینگ لغت اصطلاحی پہلو کے قریب ہے۔ انتخاب کردہ سلینگز میں سے بیش تر الفاظ کے معانی اور مفاہیم مترادف حیثیت رکھتے ہیں تاہم چند ایک میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔

مقالہ نگار نے سلینگ لغات کے تقابلی جائزے میں صرف معنیات کے پہلو پر تحقیق کی ہے تاہم مستقبل میں لسانیات سے شغف رکھنے والے محققین کے لیے تحقیق کی کئی جہات کو تشنہ تحقیق رکھا ہے تاکہ مستقبل میں درج بالا لغات کو "تذکیر و تانیث، اسم عدد، مرکب ناقص، محاورات، جمالیاتی اور ثقافتی" پہلوؤں کے اعتبار سے تحقیق کر کے حسن کو نکھارنے کے ساتھ ساتھ ان کی اہمیت میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

مصادر و مراجع

بنیادی مآخذ

اولین اردو سلینگ لغت، اشاعت دوم ۲۰۱۵ء، رؤف پاریکھ، فضلی بک سپر مارکیٹ، نزد ریڈیو پاکستان، اردو بازار، کراچی

اردو سلینگ لغت، اشاعت اول، فروری ۲۰۱۶ء، قاسم یعقوب، شمع بکس، بیرون بھوانہ بازار، فیصل آباد

ثانوی مآخذ

اشرف صبوحی، دہلوی، دلی کی چند عجیب ہستیاں، انجمن ترقی اردو، دہلی، جلد اول ۱۹۴۳ء

اوپندر ناتھ اشک، منٹو میرا دشمن، جمشید کتاب گھر، اول، حیدر آباد (سندھ) ندارد

اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر (جلد اول) بزم اکبر، کراچی، ۱۹۵۱ء

ایم اے مغنی، نرالی اردو، وحشت دہلوی، دہلی، ۱۹۲۷

جون ایلیا، گمان، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، اول، ۲۰۰۴ء

دلاور فگار، انگلیاں فگار اپنی، اردو محل، کراچی، اول، ۱۹۶۹ء

دلاور فگار، مطلع عرض ہے، اردو محل، کراچی، اول، ۱۹۷۹ء

پروفیسر رزمی صدیقی، کلیات رزمی، فن کدہ، راولپنڈی، اول، ۱۹۹۴ء

رضی مجتبیٰ، آبشار، اکادمی بازیافت، اول، ۲۰۰۲ء

رضی مجتبیٰ، اجالے کی اوٹ، اکادمی بازیافت، اول، ۲۰۰۲ء

سحر انصاری، (دیباچہ) پھر نظر میں پھول مہکے، بک پبلشر، کراچی، ۱۹۷۶ء

شعار ہاشمی، دکنی لغت، ندارد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضمیر جعفری، مافی الضمیر، جم ساہی ایسو سی ایٹس، لاہور، ۱۹۷۸ء

مرزا ظفر الحسن، پھر نظر میں پھول مہکے، بک پبلشرز، کراچی، اول، ۱۹۷۶ء

ظفر الرحمن دہلوی، اصطلاحات پیشہ وران، (جلد سوم) انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۹۷۷ء

جمیل الدین عالی، آئس لینڈ، رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، لاہور، اول، ۲۰۰۱ء

عشرت لکھنوی، خواجہ عبدالرؤف، اصطلاح زبان اردو، نامی پریس، لکھنؤ ندارد ندارد
عطش درانی (مرتب) پاکستانی اردو: مزید مباحث، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، اول، ۲۰۰۲ء
قاضی عارف ابوالعلائی، دکن کی زبان، حیدر آباد دکن، اول ۱۳۵۴ھ
قرۃ العین حیدر، گردش رنگ چمن، سنگ میل، ل لاہور،۔ ۱۹۹۰ء
قرۃ العین حیدر، چاندنی بیگم، سنگ میل، لاہور، ۱۹۹۰ء
کرشن چندر، پرانے خدا، مکتبہ اردو ادب لاہور، ندارد ندارد
کرشن چندر، دادر پل کے بچے، مکتبہ اردو ادب، لاہور، ندارد ندارد
کرشن چندر کے مزاحیہ افسانے، مکتبہ اردو ادب، لاہور، ندارد ندارد
کرشن چندر، گدھے کی واپسی، مکتبہ اردو ادب، لاہور، ندارد ندارد
ڈاکٹر گیان چند جین، لسانی مطالعے، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، سوم، ۱۹۹۱ء
مبین مرزا، خوف کے آسمان تلے، اکادمی بازیافت کراچی، اول، ۲۰۰۴ء
سید محمد جعفری، شوخی تحریر، مکتبہ دانیال، کراچی، اول، ۱۹۸۵ء
کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، لاہور، ۱۹۷۵ء
کرنل محمد خان، بسلامت روی، مکتبہ جمال راولپنڈی، ۱۹۷۷ء
خواجہ محمد شفیع دہلوی، دلی آوازیں، جید برقی پریس، دہلی، اول، ندارد
مختار مسعود، لوحِ ایام، العطا، لاہور، اول، ۱۹۹۶ء
مخمور اکبر آبادی، محمود رضوی، اردو زبان اور اسالیب، آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس، کراچی، اول، ۱۹۶۱ء
مخمور اکبر آبادی، محمود رضوی، قاموس الفصاحت، انجمن اسلامیہ کراچی پاکستان، اول، ۱۹۷۳ء
سعادت حسن منٹو، ٹھنڈا گوشت، مکتبہ شعر و ادب، لاہور، ندارد ندارد
سعادت حسن منٹو، چغد، مکتبہ شعر و ادب، لاہور، ندارد ندارد
سعادت حسن منٹو، لاؤڈ اسپیکر، گوشہ ادب، لاہور، ندارد ندارد
وحیدہ نسیم، عورت اور اردو زبان، غضنفر اکیڈمی، کراچی، دوم، ۱۹۹۳ء
وزیر بیگم ضیاء، محاورات نسواں، علی پرنٹنگ پریس، لاہور، دوم، ۱۹۴۳ء
یوسف بخاری دہلوی، یہ دلی ہے، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، دوم، ۱۹۶۳ء

لغات

فرہنگ آصفیہ (جلد اول، دوم، سوم اور چہارم) مؤلف خاں صاحب مولوی سید احمد دہلوی الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، جنوری ۲۰۲۳ء
نور اللغات (جلد اول، دوم، سوم اور چہارم)، مولوی نور الحسن نیر، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد طبع دوم، ۱۹۸۵ء

فیروزاللغات،مؤلف الحاج مولوی فیروزالدین،فیروز سنز لمیٹڈ،لاہور

مولوی سید احمد دہلوی،لغات النساء،دہلی،جلد اول ۱۹۱۷ء

شمس الرحمن فاروقی،روزمرہ لغات،اج،کراچی،اول ۲۰۰۳ء

شائستہ سہروردی اکرام اللہ،دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے،اوکسفورڈ،کراچی،۲۰۰۱ء

امجد علی اشہری،سید،لغات الخواتین،دارالتذکیر،لاہور،۲۰۰۳ء

ڈاکٹر معین الرحمن (دیباچہ) چہرہ نما،۱۹۱۶ء،ص ۱۱

عبداللطیف ابوشامل،سوہے وہ بھی آدمی ۲۰۰۲ء،۱۱۶

عنایت علی خان،کچھ اور،۲۰۰۳ء،۱۶۷

عنایت علی خان،عنایتیں کیا کیا،ندارد،ص ۲۷۶

عنایت علی خان،عنایتیں کیا گیا،ص ۳۰۷

مشتاق احمد یوسفی،زرگزشت،۱۹۷۷ء ص ۱۷۴

عبداللطیف ابوشامل،ستارے زمین کے،۲۰۰۳ء،ص ۲۵۹

مشتاق احمد یوسفی،آب گم،۱۹۹۰ء،ص ۲۶۷ء

عبداللطیف ابوشامل،ستارے زمین کے،۲۰۰۳ء،ص ۲۵۹

عبداللطیف ابوشامل،ستارے زمین کے,۲۰۰۳،ص ۳۱۳

مجید لاہوری،نمکدان،۱۹۹۰ء،ص ۱۵۳

عنایت علی خان،کچھ اور،۲۰۰۳ء،ص ۱۱۷

مسٹر دہلوی،عطر فتنہ،۱۹۷۲ء،ص ۱۱۶

رسائل و جرائد

اخبار اردو (ماہنامہ) اسلام آباد،جولائی ۲۰۰۴ء

مارچ ۲۰۰۵ء

اردو (سہ ماہی) کراچی جولائی ۱۹۵۹ء

اردونامہ (سہ ماہی) کراچی شمارہ ۵۰, مارچ ۱۹۷۵ء

امت،(روزنامہ) کراچی ۳۰۔جولائی ۲۰۰۲ء

۰۳۔اپریل ۲۰۰۵ء

۰۹ ۰۹۔اپریل ۲۰۰۵ء

جرنل آف ریسرچ،بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی،ملتان،شمارہ ۰۵،۲۰۰۴ء

جنگ (روزنامہ) کراچی،۰۸۔اپریل ۲۰۰۶ء

۲۰۔اپریل۲۰۰۵ء
خدابخش لائبریری جرنل پٹنہ،شمارہ۲۸،۱۹۸۴ء
قومی زبان(ماہنامہ)کراچی،جنوری۱۹۸۹ء